© rasailojaraid.com

سعودی عرب

مولانا محمد انیس رشید

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار ''سعودی عرب'' کا تعارف ہدیۂ ناظرین ہے۔ (ادارہ)

سعودی عرب جنوب مغربی ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں واقع ہے اس کے شمال میں اردن، عراق، کویت اور خلیج فارس، مشرق میں خلیج فارس، بحرین، قطر اور متحدہ عرب امارات، جنوب مشرق میں عمان، جنوب میں یمن اور مغرب میں بحراحمر واقع ہیں۔ سعودی عرب جزیرہ نماعرب کے ایک بڑے حصے پر مشتمل ہے۔ اس کی مشرق سے مغرب تک بائی ۲۰۷۶ کلومیٹر اور شمال سے جنوب چوڑائی ۱۸۴۳ کلومیٹر ہے، ملک کا ساٹھ (۶۰) فیصد رقبہ صحرائی ہے، بحرہ احمر اسے مصر، سوڈان اور حبشہ سے الگ کرتا ہے۔ بحیرہ احمر کے متوازی مشرق میں ساحلی میدان ہے، اس ساحلی میدان کے مشرق میں شمال سے جنوب تک پہاڑی سلسلہ ہے، اسے حجاز بھی کہتے ہیں، حجاز کے معنی روک یا رکاوٹ کے ہیں۔ مغربی حصے میں یہ پہاڑی سلسلہ ایک دیوار کی مانند ہے جو مغرب کے ساحلی میدان کو ملک کے دوسرے حصوں سے جدا کرتا ہے۔

سعودی عرب کا رقبہ ۲۴۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔ یہاں کی آبادی تقریباً ایک کروڑ اسّی لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ دارالحکومت ریاض ہے، جب کہ بڑے شہروں میں جدہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، طائف، دمام، تبوک، ابہا، دھران وغیرہ ہیں۔ یہاں کی سرکاری زبان عربی ہے اور سو فیصد آبادی مسلمان ہے۔ یہاں گرمی کے موسم میں گرم اور خشک ہوا چلتی ہے، جب کہ پہاڑی علاقوں کا موسم اچھا ہوتا ہے۔ سعودی عرب کی اہم زرعی پیداوار میں کھجور، گندم، باجرہ، جو، چارہ اور سبزیاں شامل ہیں۔ تیل کی مصنوعات، ٹیکسٹائل، قالین سازی، فوڈ پروسیسنگ، سیمنٹ، صابن، کھاد، المونیم، آئل ریفائنری اور پلاسٹک یہاں کی اہم مصنوعات ہیں۔ تیل، قدرتی گیس، سونا، تانبا، لوہا، چاندی اور سیسہ یہاں کی اہم معدنیات ہیں۔ یہاں ۲۶ ہوائی اڈے ہیں، جدہ، ریاض، دمام اور دھران میں بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں چھ بڑی بندرگاہیں بھی ہیں۔ دمام سے ریاض تک ۳۵۰ میل لمبی ریلوے لائن بھی

© rasailojaraid.com

ہے۔ جزیرہ نما عرب کا علاقہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حجاز، نجد، یمن اور بحرین کے نام سے چار حصوں میں تقسیم تھا، سعودی عرب ہی وہ سرزمین ہے جہاں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، یہاں کے لوگ جہالت اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے اور کئی خداؤں کے پجاری تھے، صدیوں سے مختلف قبیلوں اور خاندانوں میں بٹا ہوا یہ جزیرہ نما عرب ساتویں صدی عیسوی کے آغاز میں اسلام کی بدولت اتحاد سے روشناس ہوا۔ یہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزاری اور اسلام کی لازوال تعلیمات سے ایک نئے انسانی معاشرہ کی بنیاد رکھی، بے شمار لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تاہم آپ اپنے مشن سے پیچھے نہ ہٹے اور ہر آنے والے دن گذشتہ دن سے زیادہ قوت سے اسلام کی دعوت عام کرتے رہے، جس کے نتیجے میں آپ کو اپنے شہر سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ کو مرکز اسلام بنانا پڑا، ۲۳ سال کی شب وروز محنت کے نتیجے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت پورا جزیرۃ العرب حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا۔

سعودی عرب میں آل سعود کی تاریخ اٹھارویں صدی عیسوی سے شروع ہوتی ہے، جب امیر محمد بن سعود جزیرہ عرب کے وسط میں نجد کے علاقے کی امارت درعیہ کے حاکم تھے، وہاں سے امیر محمد بن سعود نے اپنا دائرہ حکومت پھیلانا شروع کیا اور پھر اپنا پایہ تخت درعیہ سے ریاض منتقل کر لیا۔ اس کے بعد خاندان سعود پر مختلف ادوار آئے، کبھی انحطاط اور زوال کا دور آیا تو کبھی ترقی اور عروج کا دور آیا اور ایسا وقت بھی آیا کہ جزیرہ نما عرب کے کسی بھی علاقے پر اس خاندان کی حکومت نہ رہی، آخر کار عبدالعزیز (دوم) بن سعود کے ہاتھ پر ۱۹۳۰ء تک پورا جزیرہ نما عرب مسخر ہو چکا تھا، اس نے ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء کو چار علاقوں کو متحد کر کے مملکت سعودی عرب کی بنیاد رکھی، اسی لیے سعودی عرب کے عوام ہر سال ۲۳ ستمبر کو 'یوم وطنی' مناتے ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں یہاں تیل دریافت ہوا، ۱۹۴۴ء میں عربین امریکن آئل کمپنی (Aramco) کو تیل کے حقوق حاصل ہوگئے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد تیل کی برآمدات شروع ہوگئیں اور ملک میں دولت کی ریل پیل شروع ہوگئی۔ ۹ نومبر ۱۹۵۳ء کو شاہ عبدالعزیز بن سعود کا انتقال ہوگیا، شاہ عبدالعزیز بن سعود ۵ دسمبر ۱۸۸۵ء کو پیدا ہوئے تھے، انھوں نے مختلف اوقات میں تیس سے زائد شادیاں کی تھیں۔ انتقال کے وقت ان کے ۳۸ بیٹے اور تیس (۳۰) سے زائد بیٹیاں تھیں، اس وقت سے ان کے بیٹے یکے بعد دیگرے حکومت کر رہے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں شاہ عبدالعزیز کی وفات کے بعد ان کے بڑے بیٹے شاہ سعود بادشاہ بنے۔ ۱۹۶۴ء میں شاہ فیصل کو بادشاہ بنایا گیا، ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو شاہ فیصل کو ان کے بھتیجے نے گولی مار کر شہید کر دیا، ان کے بعد شاہ خالد بادشاہ بنے، ۱۳ جون ۱۹۸۲ء کو شاہ خالد کا انتقال ہوا تو شاہ فہد کو بادشاہ مقرر کیا گیا۔

۱۹۵۱ء میں دمام ریاض ریلوے لائن تکمیل کو پہنچی، وزارت داخلہ تشکیل دی گئی اور فوجی امداد کے بدلے میں امریکا کو پانچ سال کے لیے دہران کا ہوائی اڈہ استعمال کرنے کی اجازت دی گئی۔ ۱۹۵۷ء میں ریاض یونی ورسٹی کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۶۱ء میں مدینہ یونی ورسٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۶۲ء میں امریکا سے دہران کا ہوائی اڈہ واپس لے لیا گیا۔ ۱۹۶۷ء میں جدہ میں شاہ عبدالعزیز یونی ورسٹی قائم کی گئی۔ اگست ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کی آتشزنی کے واقعے کے بعد شاہ فیصل نے پہلی اسلامی سربراہ کانفرنس مراکش کے دارالحکومت رباط میں منعقد کرائی۔ ۱۹۷۰ء میں اسلامی کانفرنس تنظیم کا سیکرٹریٹ جدہ میں قائم ہوا۔ ۱۹۷۴ء میں شاہ فیصل نے یورپ کے خلاف تیل کا ہتھیار استعمال کر کے یورپ کو مفلوج کر دیا۔ ۱۹۷۸ء میں سعودیہ نے امریکا سے ساٹھ (۶۰) (ایف ۱۵) لڑاکا طیارے حاصل کیے۔

۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء کو ڈھائی سو (۲۵۰) افراد پر مشتمل نوجوانوں کے ایک گروہ نے مسلح ہو کر خانہ کعبہ پر قبضہ کر لیا، حفاظتی افواج اور پاکستانی کمانڈوز نے سترہ (۱۷) روز کی لڑائی اور محاصرہ کے بعد ان افراد کا خاتمہ کر دیا۔ کچھ لوگ زندہ بھی گرفتار ہوئے۔ ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو حج کے موقع پر مکہ میں ایرانی حجاج نے بغاوت کر دی اور خونریز مظاہرے کیے، سعودی پولیس اور ایرانی حجاج کے تصادم میں سینکڑوں لوگ مارے گئے، اس کے بعد ایران اور سعودی عرب کے تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ اپریل ۱۹۸۸ء میں سعودی عرب نے ایران سے ہر طرح کے تعلقات توڑ لیے۔ ۲ اگست ۱۹۹۰ء کو کویت پر عراقی قبضے کے موقع پر کویتی حکمرانوں نے بھاگ کر سعودیہ میں پناہ لی اور طائف میں جلاوطن حکومت قائم کر لی، سعودیہ نے چار لاکھ کویتی باشندوں کو اپنے ہاں پناہ دی، عراق پر حملے کے لیے امریکی اور اتحادی ممالک کی مدد کی اور اپنے تمام اڈے اتحادیوں کے حوالے کر دیے۔

سعودی شاہی خاندان دنیا کا سب سے بڑا شاہی خاندان کہلاتا ہے، اس خاندان کے شہزادوں کی تعداد چار ہزار دو سو (۴۲۰۰) اور دیگر شاہی رشتہ داروں کی تعداد چالیس ہزار سے زائد ہے۔ سعودی حکومت نے عوامی فلاحی خدمت کے علاوہ دینی لحاظ سے بھی کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں جن میں مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع کے حوالے سے خدمات ہر زائر حرم کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ سعودی حکومت کی اس قسم کی بے شمار دینی خدمات میں ''شاہ فہد قرآن کمپلیکس'' کی حیثیت تمام خدمات میں ممتاز ہے۔ قرآن کی خدمت یقیناً پوری دنیا سے ہو رہی ہے، لیکن ۱۶ محرم ۱۴۰۳ھ (۱۹۸۰ء) کو شاہ فہد نے مدینہ منورہ میں ''شاہ فہد قرآن کمپلیکس'' کے نام سے جس عمارت کی سنگ بنیاد رکھی اس کی بات بالکل منفرد اور علیحدہ ہے، قرآن کریم کی طباعت کے لیے قائم کردہ یہ کمپلیکس اور اس کے ذیلی ادارے ڈھائی لاکھ مربع میٹر رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں، جہاں چھاپہ خانے، ملازمین کی رہائش گاہیں اور دیگر امور کی عمارتیں قائم ہیں۔ دسمبر ۱۹۹۹ء تک اس کمپلیکس کی مصنوعات کے مختلف نسخوں کی تعداد چودہ کروڑ پچاس لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ کمپلیکس نے دنیا کے مختلف حصوں میں ۱۹۹۹ء تک بارہ کروڑ اسی لاکھ سے زائد قرآن پاک کے نسخے مع تفسیر و ترجمہ تقسیم کیے ہیں، کمپلیکس نے دنیا بھر کی مشہور زبانوں میں قرآن کریم کی تفسیریں شائع کرنے کا بھی اہتمام کر رکھا ہے، اس کمپلیکس کی سالانہ پیداواری صلاحیت مختلف اشاعتوں کے حساب سے ایک کروڑ نسخوں تک پہنچتی ہے۔ ☆☆

© rasailojaraid.com